REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ۱۱ احسان ۱۳۴۰ ہش ۱۱ جون ۱۹۶۱ء نمبر ۱۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۰ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

”تنازعہ کشمیر کا پُر امن حل انتہائی اہمیت رکھتا ہے“ امریکی سفیر ولیم رونٹری کا بیان

”پاکستان کے بارے میں امریکی حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی“

مری ۱۰ جون۔ امریکی سفیر مسٹر ولیم۔ رونٹری نے پھر یقین دلایا ہے کہ پاکستان کے بارہ میں امریکی حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور وہ پاکستان کو بدستور اپنے گہرے دوستوں میں شمار کرتی ہے۔ کشمیر کے بارے میں امریکی سفیر نے کہا میری حکومت کی یہ رائے ہے کہ اس مسئلہ کا پُر امن حل انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ — نائب صدر امریکہ مسٹر جانسن نے حال ہی میں پنڈت نہرو کو ایشیا بھر کی قیادت سنبھالنے کی جو دعوت دی تھی۔ اس کے بارے میں امریکی سفیر نے یہ وضاحت کی ہے کہ کسی قوم پر دوسری قوم کی قیادت مسلط کرنے کی سفارش کرنا امریکی پالیسی کے منافی ہے۔

مسٹر رونٹری نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کے بارے میں پاکستانی اخبارات نے حال ہی میں جو خبریں شائع کی ہیں۔ ان کے متعلق مجھ سے استفسار کیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بارے میں کسی قسم کی کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ میں اس امر کی پھر تصدیق کرتا ہوں کہ پاکستان کے متعلق میری حکومت کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ امریکہ اب بھی پاکستان کو ایک بہت ہی قریبی دوست سمجھتا ہے۔ ایک ایسا دوست اور حلیف جس سے ہمارے تعاون اور اشتراک عمل کا سلسلہ جاری ہے۔ ان مشترکہ مساعی میں پاکستان کو ایک ایسا طاقتور اور صحت مند ملک بنانا شامل ہے جس کے شہری امن و آزادی سے زندگی بسر کر سکیں۔ اپنے اس قریبی ارتباط کے ثبوت میں امریکہ پاکستان کو سالانہ ۲۵ کروڑ ڈالر سے زیادہ اقتصادی امداد دے رہا ہے۔ علاوہ ازیں امریکہ پاکستان کو فوجی امداد بھی دے رہا ہے۔ سات جون کو امریکہ نے پاکستان کو مزید ۱۵ کروڑ ڈالر امداد دینے کا وعدہ کیا۔ بین الاقوامی ترقیاتی ادارے عالمی بنک، امریکہ، فرانس، کینیڈا، جاپان، جرمنی اور برطانیہ نے جو وعدے کئے ہیں ان کی مجموعی رقم ۳۲ کروڑ ڈالر ہے۔ یہ امداد

(باقی صفحہ ۸ پر)

سرحدی علاقوں میں آندھی سے ۲۵ افراد ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے

برساتی نالہ تیرہ افراد کو بہا لے گیا۔ سینکڑوں درخت اکھڑ گئے فصلوں کو شدید نقصان

پشاور ۱۰ جون۔ پشاور ڈویژن اور سرحدی علاقوں سے موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کل اور پرسوں کے گرد و غبار کے طوفان میں ۲۵ افراد ہلاک اور ۵۰ کے قریب زخمی ہوئے وادی کاغان میں ۱۵ افراد ہلاک ہوئے۔ خبر ملی ہے کہ بالاکوٹ کے قریب ایک برساتی نالہ تیرہ افراد کو بہا لے گیا۔ وادی کاغان میں موسلا دھار بارش کے باعث سیلاب آگیا ہے۔ کل طوفان کی رفتار ۴۰ سے ۵۰ میل فی گھنٹہ تھی جبکہ پرسوں اس کی رفتار ۶۰ میل فی گھنٹہ سے زیادہ تھی۔ مختلف علاقوں سے تمباکو کی فصل باغات اور دیہی مکانوں کو نقصان پہونچنے کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ تیز آندھی کے باعث سینکڑوں درخت اور ٹیلیفون کے کھمبے گر گئے۔ درخت گرنے سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔ ورسک پہاڑی پر ایک شخص تیز ہوا کے باعث اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور گر کر ہلاک ہوگیا۔ لنڈی کوتل کے قریب بھی ایک شخص توازن قائم نہ رکھنے کے باعث گر کر ہلاک ہوگیا۔ مہمند ایجنسی کے علاقہ میں ۳ افراد لاپتہ ہیں۔ پشاور ورسک روڈ پر ماتھرا گاؤں کے قریب ایک شخص ہلاک ہوگیا مردان کے علاقے میں تمباکو کی فصل کو اور چارسدہ کے علاقے میں پھلوں کے باغات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۱۰ جون۔ کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۹ اور کم سے کم ۸۶ رہا۔

۵۰ لاکھ پونڈ چائے برآمد کی جائیگی

راولپنڈی ۱۰ جون۔ حکومت مغربی پاکستان نے ۶۲-۱۹۶۱ء کے لئے چائے کے بارے میں اپنی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے تحت ۵۰ لاکھ پونڈ چائے برآمد کی جائے گی۔ اور ساڑھے چار کروڑ پونڈ مقامی منڈیوں میں فروخت کی جائیگی۔ آبکاری اور برآمدی محصول میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ خیال ہے اس سال ملک میں پانچ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ چائے پیدا ہوگی۔ قیمتوں پر کنٹرول کی پالیسی جاری رہے گی۔ پچھلے برس پاکستان میں چار کروڑ پونڈ چائے کی کھپت ہوئی تھی۔

روس اور پاکستان کے معاہدہ پر دستخط

کراچی ۱۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ تیل کی تلاش کے سلسلہ میں پاکستان اور روس کے درمیان مجوزہ معاہدے پر اگلے ہفتے دستخط ہو جائیں گے

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی علالت اور دعا کی تحریک

ربوہ ۱۰ جون۔ گزشتہ تین چار روز سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ بائیں گھٹنے میں چوٹ آجانے کی وجہ سے گزشتہ منگل (۶ جون) کی شام کو گھٹنہ میں شدید درد اٹھا۔ جو ناقابل برداشت حد تک تیز ہوگیا جس کی وجہ سے تمام رات بے چینی اور بے خوابی میں گزری اور بمشکل ۵ منٹ نیند آسکی۔ بدھ کے روز بھی ۳ بجے بعد دوپہر تک شدید درد اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے درد میں کمی آنے کے باعث نیند آگئی۔ مگر گھٹنہ میں اکڑاؤ کی کیفیت اور بخار جو ۱۰۱ درجہ تھا بدستور رہا۔

اب بفضلہ تعالےٰ افاقہ ہے اور چند قدم چل پھر سکتے ہیں۔ لیکن قارورہ میں بعد معائنہ البیومن اور سوزش کا اثر معلوم ہوا ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ گردوں پر بھی اثر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱۔ جون ۶۱ء

واجتنبوا قول الزور

گذشتہ اشاعت میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان کیا تھا جو شاید آپ کا پہلا مناظرہ تھا۔ اس سے آپ کے تبادلہ خیالات اور بحث مباحثہ کے متعلق فطری رجحان کا پتہ لگتا ہے آپ نے اپنے عمل سے ایک معیار قائم کر کے دکھایا ہے۔ تاہم آپ نے اپنی تصانیف میں بھی جا بجا اپنی جماعت کو اس کی ہدایات فرمائی ہیں۔ چنانچہ اپنی لاجواب تصنیف ازالہ اوہام حصہ دوم کے آخر میں "خاتمہ" کے زیر عنوان آپ نے "ان دوستوں کے لئے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہیں نصیحت کی باتیں" فرمائی ہیں۔ شروع اس طرح کیا ہے :۔

"عزیزاں بے خلوص و صدق نکشایند راہے را
مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کریگا گا اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ سو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی باتیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالے نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔"

یہاں آپ نے تبادلۂ خیالات کے متعلق اصولی بات بیان فرمائی ہے بلکہ تبادلۂ خیالات کے علاوہ بھی احباب جماعت کے لئے بعض مواقع ایسے آنے ضروری ہیں کہ مخالفین جماعت احمدیہ کے متعلق بلاوجہ ایسی باتیں کہیں جن کو سُن کر معمولی انسان برداشت نہیں کر سکتا اور باوجود کوشش کے جواب میں کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے۔ ایسے مواقع کے لئے بھی آپ کی نصیحت نیر ہدف نسخہ کا کام دیتی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اگر کسی بات کا جواب دینا ضروری خیال کریں تو ان کا جواب نہایت متانت سے اور نرم الفاظ میں ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ ترکی بہ ترکی اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے بلکہ چاہیئے کہ قرآن کریم کی ہدایت "قالوا سلاماً" پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اس رویہ کا دوسروں پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرعون سے گفتگو کرنے کے لئے یہی گُر بتایا تھا کہ قولا لہ قولاً لیناً۔

اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مداہنت سے کام لیا جائے۔ مداہنت بذات خود ایک برائی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حق کو قائم کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ جب اور جہاں موقع ملے حق کو قائم کریں اور حق کو قائم کرنے کے لئے اپنی عزت و بے عزتی اور ہار جیت کا کوئی خیال نہ کریں آپ اسی جگہ آگے چل کر فرماتے ہیں :۔

"مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بُت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بُت ہے سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔"

آپ بے شک اپنے الفاظ میں قرآن کریم ہی کی تعلیم پیش کر رہے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الّا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون" (مائدہ ۹)

یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ آمادہ کرے کہ تم اس کے ساتھ انصاف نہ کرو۔ ضرور انصاف کرو۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ اصل چیز حق ہے جب ہم دیکھیں ہم نہیں بلکہ مخالف حق پر ہے تو ہمیں ضد نہیں کرنی چاہیئے بلکہ فوراً حق کو قبول کر لینا چاہیئے۔

یہ عظیم الشان اصول ہے جو اسلام نے دنیا سے فتنہ و فساد مٹانے کے لئے پیش کیا ہے۔ افسوس کہ آج کل دنیا میں میکیاولی کی سیاست کا دور ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ اپنا کام چاہے جس طرح ہو نکال لو۔ اس کی پرواہ نہ کرو کہ تم سچائی پر ہو۔ آج دنیا میں جس قدر سیاسی جھگڑے اقوام میں چل رہے ہیں وہ اسی نباہ کن سیاست کی وجہ سے چل رہے ہیں اور نہایت افسوس کی بات تو یہ ہے کہ یہ اصول قوموں ہی تک محدود نہیں رہا بلکہ انفرادی زندگی میں بھی داخل ہو چکا ہے اپنے فائدہ کیلئے بات بات پر جھوٹ کی پیروی کی جاتی ہے اور بعض دفعہ تو محض ضد کے لئے دوسرے کی سچی بات نہیں مانی جاتی اور لوگ محض اپنی بات کو بڑھانے کے لئے دوسروں کی سچی بات کو ٹھکرا دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ضد پر ضد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات کشت و خون تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اگر ہم تجزیہ کرنے کی کوشش کریں تو ہم دیکھیں گے کہ دنیا میں جتنے جھگڑے انفرادی سطح پر یا قومی سطح پر ہوتے ہیں وہ زیادہ تر اس لئے ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے کی سچی بات کو بھی ٹھکرایا جاتا ہے اور حقیقت پسندی کو اختیار نہیں کیا جاتا۔ اسلام نے یہ ایسا

(باقی ص ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

— قسط نمبر ۲ —

جیسے صلح حدیبیہ کے معاہدہ کو کفار کی طرف سے توڑ دینے کی وجہ سے جب مسلمانوں کا لشکر مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا تو مکہ والوں نے

ابوسفیان کو مدینہ بھیجا

کہ وہ جا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نیا معاہدہ کرے اور پہلے معاہدہ کو منسوخ سمجھا جائے۔ جب وہ مدینہ میں حاضر ہوا۔ اور اپنے آنے کا مقصد ظاہر کیا۔ تو آپؐ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ آخر ابوسفیان سب طرف سے مایوس ہو کر حضرت علیؓ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا میں مکہ کا سردار ابوسفیان ہوں۔ اور اس غرض کے لئے یہاں آیا ہوں کہ مکہ والوں کے ساتھ نئے سرے سے معاہدہ کیا جائے۔ اور پہلے معاہدہ کو کالعدم قرار دیا جائے۔ کیونکہ میں اس معاہدہ میں شامل نہیں تھا حضرت علیؓ نے اس سے مذاقاً کہا تم مسجد میں جا کر اعلان کر دو کہ ابوسفیان کے بغیر کب معاہدہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے اب

نیا معاہدہ لکھا جانا چاہیئے

وہ سیدھا مسجد میں پہنچا۔ جہاں بہت سے صحابہؓ بیٹھے تھے اور کھڑے ہو کر کہنے لگا پہلے معاہدہ کو منسوخ سمجھا جائے۔ اب میں نیا معاہدہ کرنا چاہتا ہوں۔ صحابہؓ اس کی یہ بات سنکر ہنس پڑے اور کچھ التفات نہ کی۔ آخر وہ مایوس ہو کر مکہ کی طرف چل گیا ادھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی لشکر کو کوچ کا حکم دے دیا۔ اور نہایت تیز رفتاری سے مکہ کی طرف بڑھنے لگے۔

ابوسفیان نے مکہ میں پہنچکر اپنی ناکامی کے متعلق سب قبائل کو اطلاع دے دی جس کی وجہ سے ان پر خوف طاری ہو گیا۔ ادھر مسلمانوں کے لشکر نے مکہ کے نزدیک پہنچکر کیمپ لگا دیا۔ جب رات ہوئی۔ تو اس کیمپ میں آگیں جلنے لگیں۔

دس ہزار کا لشکر

کوئی معمولی لشکر نہ تھا۔ اس لشکر کے ہر قبیلے نے الگ الگ کھانا پکانے کے لئے روشنی کا انتظام کر رکھا تھا۔ جب مکہ والوں نے رات کے وقت یہ نظارہ دیکھا تو خوفزدہ ہو کر اور مشورہ کر کے انہوں نے ابوسفیان کو کہا کہ تم جا کر پتہ تو لگاؤ۔ کہ یہ روشنی اور آگ کیسی ہے کہیں

مسلمانوں کا لشکر

ہی نہ چڑھ آیا ہو۔ ابوسفیان اپنے چند ساتھیوں سمیت مکہ سے باہر نکلا اور کیمپ کی طرف چل پڑا۔ اور سخت حیران ہوا کہ یہ لشکر کس کا ہے۔ اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ یہاں کے ہی قبیلے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ابوسفیان نے کہا یہ قبیلے نہیں ہو سکتے۔ وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں حضرت عباسؓ اور حضرت عمرؓ گھوڑے دوڑاتے ہوئے آ پہنچے حضرت عباسؓ آگے تھے۔ اور حضرت عمرؓ پیچھے کچھ فاصلہ پر تھے۔ اور یہ دونوں اس وقت کیمپ کے آس پاس پہرہ دے رہے تھے۔ حضرت عباسؓ نے جب ابوسفیان کو دیکھا تو خیال کیا کہ عمرؓ جوشیلے آدمی ہیں۔ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھ لیا۔ تو وہ اس کو ضرور مار دیں گے۔ ان کی چونکہ کسی زمانہ میں ابوسفیان کے ساتھ نہایت گہری دوستی تھی۔ اس لئے انہوں نے اس خیال سے کہ

ابوسفیان کو بچانا چاہیئے

اسے کہا کہ میرے پیچھے گھوڑے پر بیٹھ جاؤ۔ اور جلدی کرو۔ ورنہ عمرؓ آ جائیں گے اور پھر تمہاری خیر نہیں۔ غرض عباسؓ نے اسے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ اور گھوڑا دوڑاتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے۔ ابوسفیان تو پہلے ہی مسلمانوں کے لشکر کا نظارہ دیکھ کر مرعوب ہو چکا تھا وہاں پہنچکر اس کی اور بھی قابل رحم حالت ہو گئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور رات کو اپنے پاس رکھ کر صبح لے آنا۔ حضرت عباسؓ اس کو ساتھ لے گئے اور صبح سویرے ہی اسے ساتھ لیکر

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی

مخلص دوستوں سے دردمندانہ دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

بعض دوست اپنے خطوں میں دریافت کرتے رہتے ہیں کہ اب اُمِ مظفر احمد کی طبیعت کیسی ہے اور ساتھ ہی اس خاکسار کی صحت کے متعلق بھی پوچھتے رہتے ہیں۔ سو ان دوستوں اور دیگر ہمدرد دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اُم مظفر احمد کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جوڑ تو خدا کے فضل سے مل چکا ہوا ہے۔ مگر اس لمبی بیماری کی وجہ سے کمزوری اتنی بڑھ گئی ہے کہ ابھی تک ان میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں آئی۔ اور دو خادمات کے سہارے سے انہیں چند قدم چلا کر کمرے سے باہر اور پھر باہر سے اندر لایا جاتا ہے۔ اور اتنی سی کوفت بھی ان کے لئے بڑی تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔ دوست اس عاجزہ مریضہ کو جس کی مرض پر اب قریباً چھ سال ہونے کو آئے ہیں اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان کی بیماری لازماً میری صحت پر بھی اثر ڈالتی ہے۔

علاوہ ازیں خود میں بھی اپنی صحت میں کچھ عرصہ سے کافی انحطاط محسوس کرتا ہوں۔ اور جسم کی طاقت اور اس کے ساتھ ہی دل و دماغ کی طاقت میں کمی آ رہی ہے۔ اور اب میں اتنی محنت نہیں کر سکتا۔ جو پہلے کر سکتا تھا۔ اور جلد تھک جاتا ہوں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو یاد کر کے کچھ تسلی پاتا ہوں کہ:

"جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے"

یہ تو عام جسمانی حالت کا ذکر ہے۔ لیکن ان دنوں میں مجھے ہیٹ سٹروک نے خاص طور پر نڈھال کر رکھا ہے۔ اس سے قبل مجھے دو دفعہ ہیٹ سٹروک ہو چکی ہے۔ ایک دفعہ قادیان میں ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد دوسری دفعہ چند سال ہوئے ربوہ میں ہوئی تھی۔ جس کے ساتھ ہی کئی ماہ تک پیراٹائیفائڈ رہا تھا۔ جو ایک ہلکی قسم کا تپ محرقہ ہوتا ہے۔ اور اب یہ ہیٹ سٹروک کا تیسرا حملہ ہے۔ جس کے ساتھ ۹۹½ کے قریب بخار بھی رہتا ہے اور سر اور کنپٹیوں اور آنکھوں اور گردن کے پٹھوں میں شدید درد رہتا ہے۔ اور طبیعت میں بے چینی کا بھی غلبہ ہے۔

جیسا کہ میں اپنے ایک سابقہ نوٹ میں لکھ چکا ہوں گزشتہ ۲۰ اپریل کے دن یہ خاکسار اڑسٹھ (۶۸) سال کا ہو گیا تھا اور میری طبیعت پر اس خیال کا بہت بھاری اثر ہے کہ جس مسلمان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی عمر پالی یعنی قمری حساب سے وہ ساڑھے اکسٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا وہ خدا کے خاص امتحان کے نیچے ہے کیونکہ خدا اس سے پوچھ سکتا ہے کہ جب میرے نبی نے ساڑھے اکسٹھ (۶۱½) سال کی عمر میں ایک دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ تو بتاؤ تم اس عمر میں کیا پونجی کما کر لایا ہے؟ سوائے میرے آسمانی آقا تو اس عاجز پر رحم فرما اور اے دوستو تم اس خاکسار کو جو سب احباب کے لئے دعاگو ہے اپنی دردمندانہ دعاؤں میں یاد رکھو کہ اس عاجز کی زندگی مفید اور بے لوث ہو اور انجام بخیر۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار: راقم مرزا بشیر احمد

(ربوہ ۹ جون ۱۹۶۱ء)

آگئے۔ اس وقت فجر کی نماز ہو رہی تھی ابوسفیان نے

نماز کا یہ نظارہ

پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) جھکتے ہیں تو وہ سب مسلمان جھک جاتے ہیں اور جب آپ سجدہ میں جاتے ہیں تو سب مسلمان سجدہ میں گر جاتے ہیں اور جب آپ اُٹھتے ہیں تو سب اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو ابوسفیان نے سمجھا کہ مسلمانوں کی یہ تمام حرکات میرے ہی مارنے کے لئے ہو رہی ہیں۔ اور یہ کوئی نئی سکیم بنائی جا رہی ہے۔ عباس رضی اللہ عنہ جو اس وقت پاس کھڑے تھے اس کو خوفزدہ دیکھ کر ہنسنے لگے۔ تمہارے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں یہ تو نماز ہو رہی ہے۔ وہ کہنے لگا میں نے

کسریٰ کا دربار

بھی دیکھا ہے اور قیصر کا دربار بھی دیکھا ہے مگر میں نے کسی بادشاہ کی رعایا کو اتنا فدائی اور فرمانبردار نہیں دیکھا۔ جتنی فدائی اور فرمانبردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ جب نماز ختم ہو چکی تو عباس اس کو لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے ابوسفیان کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم سمجھ لو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابوسفیان نے کہا ابھی میرے دل میں کچھ شبہات باقی ہیں مگر اس کے تردد کے باوجود اُسکے دونوں ساتھی مسلمان ہوگئے۔ اور پھر ابوسفیان بھی ایمان لے آیا۔ اس کے بعد ابوسفیان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں مکہ کا رئیس ہوں اس لئے میری عزت افزائی فرمائی جائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی محسن تھے آپ نے فرمایا اچھا بتا دو کیا مانگتے ہو کہنے لگا میری ساری قوم کو معاف فرمایا جائے۔ آپ نے فرمایا اچھا جو شخص تمہارے گھر میں گھس جائے گا اس کو امن دیا جائے گا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرا گھر کتنا بڑا ہے زیادہ سے زیادہ سو آدمی اس میں سما سکے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا جو شخص خانہ کعبہ میں گھس جائے گا اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

مکہ کی آبادی

بہت زیادہ ہے اور خانہ کعبہ میں تو بہت تھوڑے لوگ آ سکتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا جو لوگ اپنے گھروں کے دروازے بند کرکے اندر گھس جائینگے ان کو بھی معاف کر دیا جائے گا۔ اس پر وہ بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد آپ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اب لشکر مکہ کی طرف مارچ کریگا اسلئے ابوسفیان کو کسی ایسی جگہ کھڑا کرو جہاں سے یہ پورے لشکر کا نظارہ دیکھ سکے اور تاکہ اس کو اسلام کی اہمیت معلوم ہو جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ اسکو لیکر ایک جگہ کھڑے ہوگئے اور لشکر قبیلہ وار گذرنا شروع ہوا ہر قبیلے کا الگ الگ جھنڈا تھا اور ہر قبیلے کا ایک سردار مقرر تھا جو قبیلے کے آگے آگے جھنڈا اٹھا کر چلتا تھا۔ جب کوئی قبیلہ گذرتا تو عباس رضی اللہ عنہ اسے بتاتے کہ یہ فلاں قبیلہ ہے وہ حیران ہو کر کہتا فلاں؟ انہوں نے تو قسمیں کھا رکھی تھیں کہ چاہے سارا عرب بھی مسلمان ہو جائے مگر وہ ہرگز مسلمان

نہیں ہوں گے۔ جب انصار گذرے تو ابوسفیان نے پوچھا یہ کونسا قبیلہ ہے؟ عباس نے کہا یہ انصار ہیں جنہوں نے ہجرت کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی تھی۔ (باقی)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سالانہ کوائف

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن))

(۳)

مجلس اقتصادیات

مجلس اقتصادیات کی دعوت پر ڈاکٹر ایس ایم اختر پی۔ ایچ۔ ڈی صدر شعبۂ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی لاہور یہاں تشریف لائے۔ آپ نے Economic Problems of Development کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس مجلس کے نگران و سرپرست مکرم ظفر احمد وینس ایم اے اور صدر رفیق احمد ہیں۔

بزم فارسی

بزم فارسی کے زیر اہتمام طلباء کے مقالوں کے علاوہ مکرم عنایت اللہ نے "فارسی غزل کا ارتقاء" کے موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ پڑھا۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ بزم فارسی کے نگران ہیں۔

مجلس نفسیات و فلسفہ

پریذیڈنٹ۔ ملک مبشر احمد

وائس " ۔ سید احتشام النبی

سیکرٹری۔ میاں انیس احمد

پروفیسر کرامت حسین جعفری پرنسپل گورنمنٹ کالج لائلپور نے Religion and philosophy کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ مجلس کے اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ مندرجہ ذیل مقالے پڑھے گئے

(1) How to overcome shyness — احتشام النبی

(2) Social influences on Behaviour — بشیر احمد

(3) Methodology — منیر احمد فرخ

(4) Motives — خلیق اختر

(5) James Lange Theory — انیس احمد

(6) Nature of Instincts — منور احمد

(7) Why philosophy — لئیق احمد

8 Personality — خلیق اختر

(9) Mental Health — محمد اکرم

(10) Philosophy and the modern deal — محمد یوسف

(11) Heredity and Environment — منیر احمد فرخ

(12) Importance of being Psychologically conscious — مکرم عبدالسلام اختر ایم اے

علاوہ ازیں

سوسائٹی نے بورسٹل جیل لاہور۔ اور مینٹل ہاسپٹل لاہور کا ٹور کیا۔ کالج کے موجودہ اور سابقہ طلباء کو Vocational راہنمائی کی۔ طلباء کا ذہنی رجحان کا امتحان لیا گیا۔ اور ذہنی رجحان کے طلباء کو کیریئر کے انتخاب میں مناسب مشورے دئے گئے چند ایک ذہنی مریضوں کو مشورہ دیا گیا۔

طلباء میں ادبی ذوق شوق

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ادبی و علمی مجالس کی سرگرمیوں کی وجہ سے طلباء میں ادبی ذوق ترقی پر ہے۔ چنانچہ امسال اردو اکیڈیمی مغربی پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مضمون نویسی کے مقابلہ میں ہمارے دو طلباء مرزا محمد رفیق اور ذوالفقار منیر احمد شریک ہوئے۔ مرزا محمد رفیق نے "جوہری توانائی" کے موضوع پر مضمون لکھا۔ اور اس مقابلہ میں سوم رہے۔

اظہار تشکر

تعلیم الاسلام کالج ان تمام اصحاب کا بے حد شکر گذار ہے جو ان علمی و ادبی مجالس کو کامیاب بنانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائے اور مختلف موضوعات پر گراں قدر خیالات کا اظہار فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

صحت جسمانی

صحت مند دل و دماغ کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے۔ ورنہ دماغ کے لئے صحیح طور پر کام کرنا ناممکن ہے۔ چنانچہ جہاں اس سال کے دوران ہماری تعلیمی۔ علمی و ادبی مساعی جاری رہیں۔ وہاں صحت جسمانی کو قائم اور برقرار رکھنے کے لئے بھی بہت کچھ کیا گیا اس کا مختصر سا خاکہ درج ذیل ہے۔

کشتی رانی

پریذیڈنٹ .... چوہدری محمد علی ایم اے

جنرل سیکرٹری .... مبشر احمد سدھو

بورڈ ٹیم :۔ کیپٹن عبدالمنان۔ نور محمد محمد یار۔ خضر حیات۔ عبدالحکیم

ٹیم بورڈ کے مقابلوں میں Runners اپ رہی۔ اور باہمی فاصلے کو دوڑ ادا کرتی رہی۔

باسکٹ بال

سال زیر رپورٹ میں کالج کے زیر اہتمام تیسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۱۹ رجنوری سے ۲۱ رجنوری تک منعقد ہوا جو اپنی منفرد حیثیت کے لحاظ سے بیحد اہمیت کا حامل ثابت ہوا۔ ملک کے کونے کونے سے دو درجن کے قریب بہترین ٹیمیں اور مشہور ترین کھلاڑی شریک ہوئے۔ اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے کلب سیکشن میں پاکستان ریلوے کلب۔ ویسٹ پاکستان پولیس کلب۔ کرسچین ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کلب سیالکوٹ۔ برادرز کلب لاہور۔ پیپلز سپورٹس کلب کراچی۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کلب لاہور۔ پاکستان اگریکلچر کالج کلب لائل پور۔ اور کالج سیکشن میں دیال سنگھ کالج لاہور۔ اسلامیہ کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج لاہور ایف۔ سی کالج لاہور۔ پاکستان اگریکلچر کالج لائلپور۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا۔ گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ اور سکول سیکشن میں سی۔ ٹی آئی سکول سیالکوٹ۔ پی۔ اے ایف پبلک سکول سرگودھا کی ٹیمیں باہر سے تشریف لائیں۔ اور ربوہ سے تعلیم الاسلام کالج۔ ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کی ٹیموں نے شرکت کی۔ ان ٹیموں میں ملک کے بعض نامور کھلاڑی بھی شامل تھے۔ چنانچہ دس کے قریب باسکٹ بال ٹیم کے ممبر تھے۔ اور ۸ کے قریب پنجاب باسکٹ بال ٹیم کے رکن تھے۔ سی۔ ٹی۔ آئی کلب سیالکوٹ میں تین غیر ملکی (امریکی) کھلاڑی بھی موجود تھے ٹورنامنٹ کے تین دنوں میں مجموعی طور پر کل ۴۰ میچ کھیلے گئے جو تین معیاری پختہ کورٹس پر ہوئے۔ نہ صرف عام پبلک نے ہی یہ ٹورنامنٹ پورے ذوق و شوق سے دیکھا۔ بلکہ اس موقعہ پر بہت سے کالجوں کے پروفیسر صاحبان اور معززین بھی کثیر تعداد میں تشریف لاتے رہے۔ بعض قابل ذکر مہمانوں کے اسماء گرامی یہ ہیں :۔

مسٹر امان اللہ ظفر پی آر۔ ایس۔ ای۔ آنریری جنرل سیکرٹری پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن۔ مسٹر امیر شاہ پی۔ او۔ ایس۔ پی۔ آنریری خزانچی پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن۔ مسٹر میچ لول پرنسپل پی اے ایف سکول۔ پرنسپل سی۔ ٹی۔ آئی سکول سیالکوٹ۔ مرزا ... سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی

لاہور کی مجلس عاملہ اور سلیکشن کمیٹی کے ممبر اراکین تشریف لائے ہوئے تھے۔ مختصر یہ کہ ٹورنامنٹ نہ صرف نہایت بارونق اور دلچسپ رہا بلکہ اس کی وجہ سے طلباء اور عام نوجوانوں میں باسکٹ بال کے کھیل کے لئے شوق اور دلچسپی پیدا ہوئی اور ربوہ میں اس کھیل کا معیار بہت بلند ہوگیا۔

امسال ہمارے کالج کے طلباء میں سے پنجاب یونیورسٹی ٹیم میں محمود جمال اور سیکنڈری بورڈ کی ٹیم میں سعید احمد۔ خالد تاج امین اللہ رفعت اور ادریس احمد شاہین لئے گئے۔ اسی طرح پنجاب باسکٹ بال ٹیم میں چار کھلاڑی محمود جمال۔ سعید احمد۔ خالد تاج اور لطیف احمد منتخب ہوئے۔ گویا ہمارے کالج کے چار کھلاڑی پاکستان کی بہترین ٹیموں میں منتخب ہوئے۔

پاکستان نیشنل باسکٹ بال چیمپئن شپ ۱۸ جون سے نورٹس سٹیڈیم لاہور میں منعقد ہو رہی ہے جس میں ہمارے کھلاڑی پنجاب ٹیم کی نمائندگی کریں گے۔

تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال ٹیم کے بعض قابل ذکر کوائف درج ذیل ہیں۔

دوران سال ہماری کالج ٹیم نے مندرجہ ذیل مختلف ٹورنامنٹس میں حصہ لیا۔

۱۔ سی۔ ٹی۔ آئی سیالکوٹ میں ہماری بورڈ کی ٹیم چار میچوں میں سے تین جیت کر سیمی فائنل میں پہنچی۔

۲۔ لائلپور ایگریکلچرل کالج ٹورنامنٹ میں تین میچز کے بعد سیمی فائنل تک پہنچی۔ ڈگری ٹیم نے دو میچز جیتے۔

۳۔ تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں کالج کی تین ٹیموں نے حصہ لیا کالج اے ٹیم نے چار میچز جیتے۔ سب سے زیادہ سکور ۵۵، ۷ ہمارے کالج کی ٹیم کا تھا جو گورنمنٹ کالج لائلپور کے مقابلہ میں کیا گیا۔

۴۔ کالج کی ڈگری ٹیم یونیورسٹی ٹورنامنٹ میں کوارٹر فائنل تک پہنچی اور (۵) کالج کی بورڈ ٹیم سیمی فائنل تک

۶۔ کالج کی بورڈ ٹیم زونل چیمپئن قرار پائی۔ گزشتہ چار سال سے لگاتار زونل چیمپئن شپ ہمارے کالج کے حصہ میں آتی رہی ہے۔

ربوہ میں باسکٹ بال کی کھیل کا اجرا ذوق و شوق اور ترقی کا سہرا مکرم نصیر احمد خاں کے سر ہے جو کالج کلب کے صدر ہیں آپ سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کی مجلس عاملہ اور سلیکشن کمیٹی کے سرگرم رکن بھی ہیں

فٹ بال

امسال کالج کی دو فٹ بال ٹیمیں علی الترتیب یونیورسٹی اور سیکنڈری بورڈ کے زونل فٹ بال ٹورنامنٹ میں شریک ہوئیں اور ہر دو ٹیمیں دوسری پوزیشن حاصل کر کے رنر اپ قرار پائیں۔

یونیورسٹی ٹیم کے کیپٹن ضیاء الحق اور سیکرٹری منظور احمد اور ثانوی بورڈ کی ٹیم کے کیپٹن رفیق احمد اور سیکرٹری خلیل احمد ہیں۔

علاوہ ازیں ہماری ٹیموں نے سرگودھا چنیوٹ اور لائلپور کے کالجوں اور کلبوں کی ٹیموں سے ۱۵ دوستانہ میچ کھیلے اور عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ فٹ بال کلب کے صدر مکرم رفیق احمد ثاقب ایم ایس سی ہیں۔

والی بال

امسال پہلی بار ہمارے کالج کی والی بال ٹیم بورڈ کے مقابلوں میں شریک ہوئی۔ اور سرگودھا زون میں رنر اپ رہی۔ اس کلب کے پریذیڈنٹ پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد اور کیپٹن غلام رسول آشنا ہیں۔

ہائکنگ مونٹینرنگ یوتھ ہاسٹلنگ کلب

نگران۔ پروفیسر چوہدری محمد علی ایم اے

پریذیڈنٹ۔ مرزا ادریس احمد۔

وائس پریذیڈنٹ سید امین احمد۔ سیکرٹری مشتاق احمد۔

ہماری کلب پاکستان کی ہائکنگ کلبوں کی صف اول میں امتیازی حیثیت کی حامل ہے کلب نے عرصہ زیر رپورٹ میں دو بڑے ٹرپ کئے۔ پہلا ٹرپ موسیٰ کا مصلےٰ۔ سیرن ویلی اور کاغان ویلی کے ان دشوار گزار مقامات کی سیاحت ہے۔ جہاں عام طور پر پارٹیاں نہیں جاتیں۔ اس دوران پارٹی نے سیرن ویلی کے ان خوبصورت مقامات کو بھی دریافت کیا جن کے مقابلہ میں کاغان اور کلو کے مناظر بھی شرما جائیں اور جو تا ہنوز مادرِ فطرت کی آغوش میں مستور اور شوقین نگاہوں سے پوشیدہ تھے۔ ان میں سے ایک جگہ کا نام پارٹی نے چمن زار رکھا ہے جو ندی اور موسےٰ کا مصلےٰ کے درمیان واقع ہے۔ اسی طرح موسیٰ کا مصلےٰ کی بلند و بالا چوٹی کو بھی سر کیا۔ یہ برف پوش چوٹی اپنی ذات میں بجائے خود عید نظارہ کا اہتمام لئے ہوئے ہے۔ یہاں وطنِ عزیز کی بے شمار سر بفلک برف سے ڈھکی ہوئی سفید فام چوٹیاں جو آزاد کشمیر سکردو اور گلگت تک پھیلی ہوئی ہیں نظر آتی ہیں۔ کاش ساری دنیا ان نظاروں کو دیکھے اور مادرِ پاکستان کی اس خداداد دولت کا مشاہدہ کر سکے۔ پارٹی نے دوران سفر میں مفت ادویات بھی تقسیم کیں۔

دوسرا خاص پروگرام جو پارٹی نے مرتب کیا وہ ربوہ سے بیس۲۰ میل دور دولو وال کے جھیلوں کے دیس اور مرغابیوں کے وطن میں ایک لمبے کیمپ کا انعقاد ہے۔ کیمپ میں نگران کلب پروفیسر چوہدری محمد علی اور ۲۰۔ ۲۵ طلباء کے علاوہ مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد کالج میڈیکل آفیسر مکرم نصیر احمد خان دیگر معززین اور خاکسار نے بھی شرکت کی۔ برستے مینہ، چڑھتے پانیوں اور بھیگتی جھولداریوں کے درمیان یہ خیمہ زدگان کالج اپنی موج میں مگن کئی روز کھلی ہوا میں مشقت کی زندگی گزارنے کے بعد واپس ہوئے اور سارے علاقہ کے لئے گہما گہمی۔ توجہ، دلچسپی اور کئی لحاظ سے فائدے کا باعث ہوئے۔

کلب نے کاغان ویلی کے دامن میں زمین حاصل کی ہے جہاں بیس کیمپ کے طور پر کالج اپنی جھونپڑی تیار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور جہاں سے کالج کے طلباء کی پارٹیاں علاقے کی مختلف چوٹیوں کو سر کرنے کے لئے زیادہ آسانی اور آسودگی سے روانہ ہو سکیں گی۔

اختتامیہ

اس مسبب الاسباب کا یہی اٹل قانون ہے کہ حصول مقصد سعی کامل کے بغیر ممکن نہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لیس للانسان الا ما سعی (والنجم) انسان جب اپنی ساری طاقت سارے مال سارے وقت ساری عقل پوری توجہ اور انتہائی گریہ و زاری سے کی گئی دعاؤں کے ساتھ کسی مقصد کے حصول میں لگ جاتا ہے تب کامیابی کے دروازے اس پر کھلتے ہیں۔ صرف مادی ذرائع کافی نہیں۔ مادی ذرائع جب روحانی ذرائع کا سہارا لیتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں تب ہی اپنی منزل مقصود تک پہنچتے ہیں۔ اعمال صحیحہ دعا ہی کی ایک قسم ہے۔ اور دعا بھی عمل۔ جلنا جہد اور مجاہدہ ہے۔ دنیا آج اس حقیقت کو بھول چکی ہے مگر ہم اسے نہیں بھولے اور اسی دعائیہ عمل پر میں اپنی مختصر رپورٹ کو ختم کرتا ہوں کہ اے قادر و توانا خدا! اے حقائق اشیاء کو پیدا کرنے والے اور ان حقائق و رموز کو انسانی دل پر الہام کرنے والے خدا تو ہماری ان ناچیز مساعی کو قبول فرما۔ اور ہماری تفرعات کوشش اور ہم پر اور ہماری اولاد پر علم کے وسیع دروازوں کو ہر پہلو سے کھول دے علم کی روشنی سے ہمارے دل اور دماغ کو منور کر۔ اور علم اور معرفت کی غیر محدود طاقت سے ہمارے عمل میں ایک نئی روح اور ہماری مساعی میں ایک نئی زندگی پیدا کر کہ ہم اور ہماری نسلیں تیرے عطا کردہ علم اور تیری بخشی ہوئی معرفت سے پر ہو کر تجھ ہی سے دعائیں کرتے ہوئے جس میدان عمل میں بھی داخل ہوں سب پر سبقت لے جائیں اے خدا! تو خود اس نو شگفتہ نسل کے دل و دماغ کو رموز قیادت و سابقت سے آشنا کر اور ان کے عمل اور مساعی میں تیزی اور جولانی پیدا کر اور انہیں دنیا کا ہمدرد بنا دنیا کا خادم بنا۔ دنیا کا محسن بنا اور دنیا کا رہبر۔ قوم کا نام ان کے کام سے چمکے۔ انسانیت کا چہرہ ان کی روحانیت سے منور ہو اور تیری صفات ان کے کمالات سے ظاہر ہوں۔ اللّٰھم آمین

خاکسار مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ یکم جون ۱۹۶۱ء

پریس کی مضبوطی

موجودہ زمانہ میں جبکہ ہمارے رب کی فرمودہ پیشگوئی واذا الصحف نشرت اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے۔ قوموں کی زندگی اور مضبوطی ان کے پریس کی مضبوطی سے وابستہ ہے۔ آپ اپنے دینی آرگن اور پیارے اخبار "الفضل" کی اشاعت بڑھا کر اپنے پریس کو مضبوط کریں!

(مینجر روزنامہ الفضل)

چندہ وقفِ جدید

وقفِ جدید کا چندہ آج ہی ادا فرما کر اپنا وعدہ پورا فرمائیں! جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

پیشگوئی مصلح موعودؓ

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق شعبہ ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام چوتھے سال (سالانہ) جو امتحان لیا گیا اس کا نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں کل ۳۸۲ بچیوں نے حصہ لیا۔ جن میں سے ۲۲۳ کامیاب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے۔

اول دوم اور سوم آنے والی بچیوں کے نام یہ ہیں۔

گروپ اوّل (گیارہ سال تا ۱۵) سیدہ مریم خار ربوہ اوّل - امۃ الکریم صدیقہ راولپنڈی دوم - فاخرہ ربوہ سوم -

گروپ دوم (۸ تا ۱۰ سال) ثریا ضیا آمنہ ربوہ اوّل - امۃ النصیر مبارک احمد ربوہ دوم امۃ الجمیل ربوہ و زاہدہ تسنیم کراچی سوم

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس دفعہ پرچوں کا معیار نسبتاً بلند تھا۔ جس کے لئے لجنات مبارکباد کی مستحق ہیں کہ انہیں کی توجہ اور کوشش سے چھوٹی چھوٹی بچیوں کو دینی مسائل کا علم ہوا۔ افسوس ہے کہ نتیجہ دیر سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کے اکثر حل شدہ پرچے بہت تاخیر سے موصول ہوئے۔ نیز وہ لجنات کے پرچوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ حالانکہ ناصرات کا الگ شعبہ ہے اور ان کے پرچے سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے نام آنے چاہئیں تھے۔ چونکہ موضوع ایک ہی تھا اور بعض پرچوں پر لڑکیوں نے عمریں بھی نہ لکھی تھیں۔ اس لئے یہ تخصیص کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا کہ کونسے پرچے لجنات کے ہیں اور کون سے ناصرات کے۔ امید ہے کہ آئندہ اس سلسلے میں احتیاط کی جائے گی اور ناصرات کے تمام پرچے براہ راست شعبہ ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوائے جائیں گے۔

بڑا گروپ (۱۱ سال تا ۱۵ سال)

ربوہ

نام ناصرات		نمبر حاصل کردہ
امۃ الرشید طاہر	ہفتم A	۴۲
نعیمہ	ششم	۲۲
شگفتہ صادقہ	نہم اے	۴۳
بشریٰ جبین	نہم بی	۴۱
عتیقہ نادر	نہم اے	۴۴ سوم
سعیدہ عصمت	نہم بی	۳۳
امۃ الجمیل	ہفتم سی	۳۶
امۃ الحمید	ہفتم بی	۱۷
نعیمہ بشریٰ	ہفتم بی	۲۶
امۃ القیوم	ششم اے	۱۹
خالدہ شاہین	ہفتم سی	۱۸
امۃ الرحیم نسرت	ہفتم اے	۱۷
رفیعہ جمیل	" بی	۳۱
رضیہ سلطانہ	ہفتم سی	۲۰
شمیم عابدہ	ششم سی	۲۸
بشریٰ انور	ہفتم اے	۲۸
ثریا اختر	ہفتم سی	۲۵
امۃ الشکور قمر	ششم سی	۳۷
ممتاز بیگم چراغ دین	نہم بی	۲۵
امۃ النصیر	"	۳۱
شمیم خالدہ	ششم اے	۱۷
امۃ الحفیظ	ہفتم اے	۲۶
عارفہ	ہفتم بی	۲۹
صغریٰ بیگم	"	۲۷
افتخار بیگم	ششم بی	۲۳
خدیجہ بشریٰ	ہفتم بی	۲۴

نام		نمبر
سیدہ امۃ الرؤف	ہشتم اے	۱۸
فریدہ حمید	ہفتم اے	۴۰
حفیظ صادقہ	ہفتم بی	۳۲
امۃ النصیر ناہید	ششم بی	۲۴
آصفہ نسیم	نہم اے	۳۱
ناصرہ طلعت	ہفتم اے	۳۱
امۃ الرشید	ہفتم سی	۲۵
جمیلہ بیگم	ہشتم ڈی	۲۵
آمنہ تسنیم	ہفتم اے	۲۳
علیمہ نصرت	ہفتم سی	۳۲
امۃ الرشید	ہفتم بی	۲۶
عتیقہ فرزانہ	نہم بی	۴۲
ضیاء خاور	ہفتم اے	۳۷
امۃ الحمید	ششم سی	۲۷
سلیمہ قمر	ہفتم بی	۳۹
امۃ الرشید	ششم بی	۳۰
صغریٰ	نہم بی	۲۴
عذرا پروین	ہفتم بی	۲۳
طیبہ صدیقہ	"	۳۹
حلیمہ بی بی	ہفتم اے	۲۹
رقیہ خانم شہناز	ہفتم سی	۲۷
امۃ الحمید	ششم سی	۱۷
سارہ بیگم	ششم بی	۱۸
حمیدہ عبدالکریم	نہم بی	۳۵
کلثوم حبیب الرحمٰن	ہفتم	۳۰
شاہدہ پروین ملتانی	ہفتم سی	۱۸
نسیم اختر	ہفتم بی	۱۷
ممتاز جلال الدین	ہفتم سی	۱۷
ممتاز اختر	ہفتم بی	۲۷

(باقی)

امتحان برکات الدعا

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کتاب برکات الدعا کے امتحان کی تاریخ ۲۵ جون ۱۹۶۱ء مقرر کی گئی ہے۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں تحریک کر کے امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست ارسال فرماویں۔ تاکہ اس کے مطابق پرچے ارسال کئے جا سکیں۔ نیز اگر کتاب کی ضرورت ہو تو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں اطلاع دے کر بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تحریک برائے چندہ مسجد پاکپتن

احباب یہ سن کر بہت خوش ہوں گے کہ پاکپتن جیسے تاریخی اور مذہبی مقام پر مسجد احمدیہ زیر تعمیر ہے۔ اگرچہ چھت ڈالی جا چکی ہے۔ مگر باقی ضروریات از قسم بنیاد - فرش - پانی کا انتظام پلستر وغیرہ باقی ہیں - اور کچھ قرضہ بھی دینا ہے۔ اسلئے احباب اس تاریخی مسجد کی تکمیل کے لئے دعا بھی فرماویں اور اپنے عطایا بھی بنام چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپتن)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ چند روز سے سخت بیمار ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (عنایت اللہ صابر۔ کارکن نظارت بیت المال ربوہ)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

عدالت جناب فیض احمد اسلم صاحب سب جج صوابی

نمبر مقدمہ ۱۱۷/۱

مسماۃ زیبا بیوہ دینتر اگل قوم افغان سکنہ کالوخان تحصیل صوابی (مدعیہ)

بنام سجادی ولد حیات وغیرہ ساکنان مذکورا مدعا علیہم

دعوےٰ دخلیابی ۱/۲ مرلہ للعہ کنال واقعہ رقبہ کالوخان تحصیل صوابی

اشتہار بنام :- وزیر ولد بہادر - اجمل خان - صابر خان پسران کالداد خان - مساۃ بلقیسہ دختر شیر باز قوم افغان ساکنان کالوخان تحصیل صوابی - حال عدم پتہ

بمقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکور بالا عدم پتہ بیان ہوتے ہیں۔ جن کی تعمیل معمولی طریقہ سے بہت مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۶/۱۰ بوقت ۷ بجے صبح خواہ اصالتاً - وکالتاً - یا مختیاراً حاضر عدالت ہذا ہو کر مقدمہ ہذا کی پیروی کریں۔ بصورت دیگر ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۶/۱ کو بثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

بقیہ صفحہ اول

کشمیر

...ستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے لئے ہے

مسٹر رونٹری نے کہا "پاکستان مسئلہ کشمیر کے ...ل کو جو زبردست اہمیت دیتا ہے مجھے اس کا احساس ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں مجھے اس کا احساس ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری حکومت بھی اس مسئلے کے پر امن حل کو بڑی اہمیت دیتی ہے ہماری پوزیشن بالکل واضح ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو منصفانہ

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

سچی تلا اور کارآمد اصول مختصر الفاظ میں پیش کیا ہے کہ جس پر زمانہ حال کی تمام سیاسی فکر و فلسفہ کو قربان کیا جا سکتا ہے۔ اگر دنیا کی اقوام اور افراد اس ایک اصول پر ہی عمل کرنے کا تہیہ کر لیں تو دنیا میں پائیدار امن کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

آج امریکہ اور روس کے سربراہوں میں دنیا کے امن کے پیش نظر بات چیت ہو رہی ہے۔ مگر ہم نہیں سمجھتے کہ بغیر اسلام کا یہ اصول اپنائے یہ بات چیت کس طرح کوئی کارآمد نتیجہ پیدا کر سکتی ہے حقیقت یہ ہے کہ دونوں فریق گھر سے یہ تیاریاں کر کے نکلے ہیں کہ بات چیت میں کون کس کو پچھاڑتا ہے۔ کس کی ہستی بالا رہتی ہے۔ اگر اس کی بجائے دونوں فریق یہ تہیہ کر کے بات چیت کریں کہ حق کو بالا کرنا ہے خواہ وہ ہماری قومی پالیسی کے منافی ہی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ ہمیں اپنی پالیسی کی ناکامی کو تسلیم ہی کیوں نہ کرنا پڑے تو یقیناً پائیدار امن کے لئے ایک ٹھوس بنیاد معلوم کی جا سکتی ہے۔

بے شک آج کی دنیا میں اسلام کا یہ اصول بعض طبائع کے لئے عجیب معلوم ہوتا ہے اور وہ کہیں گے کہ موجودہ دنیا میں یہ نہیں چل سکتا مگر یہ غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں نے ہر وقت اس اصول کو قائم کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ اپنے اپنے وقت میں اس میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ورنہ آج دنیا سے حق کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی غرض سے کھڑی ہوئی ہے کہ وہ حق پسندی کا نمونہ از سر نو تباہی کی طرف جانے والی دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت پر دل و جان سے عمل کریں۔ اور محض منطق چھانٹنے کے لئے گفتگو نہ کریں۔ بلکہ تحقیق حق کے لئے کریں!

حق پاؤ تو پھر نفی الغرور
اپنی خشک منطق چھوڑ دو
اور سچ پر ٹھہر جاؤ اور
سچی گواہی دو۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۴ جون کے لیڈر میں کالم ۳ پر دو آیات غلط درج ہو گئی ہیں۔ اصل آیات یوں ہیں احباب تصحیح فرما لیں۔

۱۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔
۲۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

طور پر حل کیا جا سکتا ہے اس کے ساتھ ہی اقوام متحدہ میں کشمیر کے بارے میں قراردادوں کی مسلسل حمایت کر کے امریکہ نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ دنیا کا مفاد اس مسئلے کے اطمینان بخش حل سے وابستہ ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴